



کلاس: 12th

مضمون: اردو (حصہ نظم)

نظم 6: آدمی

سید ضمیر جعفری (1918ء تا 1999ء)

✦ خلاصہ:

شاعر نے دکھایا کہ ماضی میں انسان کی قدر علم، دل کی نرمی اور محبت کی وجہ سے ہوتی تھی، لیکن آج کل دنیا میں دولت، محل، طاقت اور دنیاوی کامیابی ہی اہمیت رکھتے ہیں۔ اصل نایاب اور قابل لوگ بہت کم ہیں، جبکہ معمولی لوگ بہت زیادہ ہیں۔ جسمانی کمزوری یا بیماری کے باوجود انسان کی نفاست اور دلکشی نمایاں ہو سکتی ہے، اور انسانی شخصیت کے تضاد، دلچسپی اور مزے دار رویے بھی معاشرتی حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں۔

اشعار میں انسانی ترقی اور جرات کا بھی ذکر ہے۔ انسان نے زندگی کے معیار کو بلند کیا، چھوٹے چیلنجز سے آگے بڑھ کر بڑے سمندروں کو عبور کرنے جیسی عظیم کارکردگی دکھائی، اور اپنی صلاحیتوں کی بدولت دنیاوی حدود کو پار کر لیا۔

✦ اشعار کی تشریح

✦ شعر 1:

- تھا کبھی علم آدمی، دل آدمی، پیار آدمی
- آج کل زر آدمی، قصر آدمی، کار آدمی

مشکل الفاظ کے معنی:

علم: علم و عقل، دانش

دل: محبت، انسانیت

پیار: لگاؤ، اخلاق

زر: دولت، پیسہ

قصر: محل یا شان و شوکت

کار: طاقت، عمل یا دنیاوی کامیابی

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ ماضی میں انسان کی قدر اس کے علم، دل کی پاکیزگی اور محبت کی وجہ سے ہوتی تھی، لیکن آج کل انسان کی اہمیت صرف اس کی دولت، محل یا قصر، اور دنیاوی طاقت یا کارکردگی کی بنیاد پر ماپی جاتی ہے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے انسانی رویوں میں تبدیلی اور معاشرتی رویوں پر تنقید کی ہے۔ پہلے زمانے میں آدمی کی اصل پہچان اس کے علم، اخلاق اور محبت کی بنیاد پر ہوتی تھی۔ لوگ ایک دوسرے کی محبت، انسانیت اور علم کی وجہ سے عزت کرتے تھے۔ لیکن موجودہ دور میں، دنیاوی دوڑ اور مادہ پرستی نے اس معیار کو بدل دیا ہے۔ اب انسان کی اہمیت اس کی دولت، بڑے محل یا قصر، اور دنیاوی کامیابی یا طاقت کے ذریعے جانی جاتی ہے۔

شاعر نے اس شعر کے ذریعے یہ پیغام دیا ہے کہ اصل انسانی خوبیاں، جیسے محبت، اخلاق اور علم، پس منظر میں چلی گئی ہیں، اور صرف دنیاوی آسائش اور طاقت کو اہمیت دی جا رہی ہے۔ یہ شعر معاشرتی رویوں پر ایک سنجیدہ تنقید ہے اور قاری کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔

❖ شعر 2:

- گلیلاتی بستیاں مشکل سے دو چار آدمی
- کتنا کم یاب آدمی ہے، کتنا بسیار آدمی

مشکل الفاظ کے معنی:

گلیلاتی بستیاں: تنگ اور گنجان بستیاں، چھوٹے چھوٹے علاقے یا محلے

کم یاب: نایاب، قلیل تعداد میں

بسیار: زیادہ، بہت سارے

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ تنگ اور گنجان بستوں میں بھی انسان بہت ہیں، لیکن اصل میں قابل اور نایاب لوگ بہت کم ہیں۔ زیادہ تر لوگ معمولی، عام یا غیر منفرد ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے معاشرتی اور انسانی حقیقت پر غور کیا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ دنیا میں انسان بہت ہیں، ہر جگہ لوگ نظر آتے ہیں، لیکن حقیقی قابلیت، نیک دل، علم یا منفرد خصوصیات رکھنے والے لوگ بہت کم ہیں۔ تنگ گلیوں اور چھوٹے بستوں کا ذکر اس بات کو واضح کرتا ہے کہ چاہے لوگ قریب قریب ہوں، اصل میں قیمتی اور نایاب لوگ بہت کم دکھائی دیتے ہیں۔

یہ شعر انسان کی قدر، نایابی اور معاشرتی رویوں کی عکاسی کرتا ہے۔ شاعر قاری کو یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ بہت زیادہ لوگ نظر آنے کے باوجود اصل میں قابل، منفرد اور ممتاز لوگ بہت کم ہیں۔ یہ معاشرتی اور اخلاقی شعور کو اجاگر کرتا ہے۔

❖ شعر 3:

- پتلی گردن، پہلے ابرو، پتلے لب، پتلی کمر
- جتنا بیمار آدمی اتنا طرح دار آدمی

مشکل الفاظ کے معنی:

پتلی گردن: باریک اور نازک گردن

پتلے لب: باریک اور نفیس ہونٹ

پتلی کمر: باریک اور کمزور جسمانی ساخت

ابرو: بھنویں

طرہ دار: نازک، نفیس، دلکش یا خوبصورت

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ جسمانی طور پر کمزور اور بیمار انسان بھی ایک خاص نفاست اور دلکشی رکھتا ہے۔ یعنی بیماری یا کمزوری کے باوجود آدمی کا انداز اور دلکشی نمایاں ہو سکتی ہے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے جسمانی خوبصورتی اور بیماری کے تعلق کو بیان کیا ہے۔ شاعر بتاتا ہے کہ پتلی گردن، پتلے لب، پتلی کمر اور نفیس ابرو رکھنے والا انسان اگرچہ کمزور یا بیمار نظر آتا ہے، لیکن اس کی نازک ساخت اور نفاست اس کو دلکش اور خاص بناتی ہے۔ یہاں ”طرہ دار آدمی“ سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی باریکی اور نفاست کی وجہ سے ممتاز اور دلکش لگتا ہے، خواہ وہ جسمانی طور پر بیمار ہی کیوں نہ ہو۔

شاعر اس شعر کے ذریعے یہ بھی دکھانا چاہتا ہے کہ ظاہری کمزوری یا بیماری شخصیت یا دلکشی کی کمی نہیں لاتی۔ بعض اوقات کمزوری کے باوجود آدمی کی نفاست اور انداز ہی اسے دوسروں سے ممتاز اور پرکشش بنا دیتا ہے۔

❖ شعر 4:

- زندگی نیچے کہیں مند دیکھتی ہی رہ گئی
- کتنا اونچا لے گیا جینے کا معیار آدمی

مشکل الفاظ کے معنی:

مند: نیچے، پست مقام یا سطح

اونچا: بلند، اعلیٰ

معیار: معیار زندگی، سطح زندگی یا اقدار

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ انسان نے زندگی کے معیار کو اتنا بلند کر دیا ہے کہ عام زندگی نیچے کی سطح پر رہ گئی اور حقیقت میں اس کی اصل خوشی یا سکون دکھائی نہیں دیتا۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر انسان کی ترقی اور اس کے معیار زندگی کے اثرات پر غور کر رہا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ انسان نے اپنی زندگی میں جو اعلیٰ معیار قائم کیا ہے، اس نے زندگی کو اتنی بلند سطح پر لے جا دیا کہ عام انسان یا معمولی حالات میں زندگی گزارنے والے لوگوں کے لیے اصل خوشی یا سکون دکھائی نہیں دیتا۔

یعنی جتنا زیادہ انسان نے معیار زندگی بلند کیا، اتنا ہی عام زندگی پست اور محدود محسوس ہونے لگی۔ شاعر اس شعر کے ذریعے معاشرتی اور انسانی رویے پر تنقید کر رہا ہے کہ بلند معیار زندگی کے پیچھے بھاگنے سے اصل خوشی اور سادگی کھو جاتی ہے۔

یہ شعر ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ کہیں ہم بھی زندگی کے حقیقی سکون کو بھول کر صرف بلند معیار کے پیچھے تو نہیں بھاگ رہے۔

❖ شعر 5:

- عمر بھر صحرا نوردی کی، مگر شادی نہ کی
- قیس دیوانہ بھی تھا، کتنا سمجھدار آدمی

مشکل الفاظ کے معنی:

صحرا نوردی: صحراؤں کی سیر یا طویل سفر کرنا

قیس: عربی اور فارسی میں عاشق، یہاں محبوب کے لیے جذبات رکھنے والا

دیوانہ: عاشق یا جنون میں مبتلا

سمجھدار: عقل مند، ہوشیار

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ قیس نے زندگی بھر محبت میں جذباتی سفر کیا اور صحرا نوردی کی، مگر شادی نہیں کی۔ اس طرح وہ دیوانہ محبت بھی تھا اور ساتھ ہی سمجھدار بھی، کیونکہ اس نے اپنی محبت کو زندگی کا حصہ بنایا مگر معاشرتی پابندیوں یا دنیاوی فیصلوں میں محتاط رہا۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر قیس کی شخصیت کی پیچیدگی کو بیان کر رہا ہے۔ قیس اپنے عشق میں دیوانہ تھا، جذبات سے بھرپور اور محبت میں مکمل طور پر ڈوبا ہوا۔ اس نے عمر بھر صحرا نوردی کی، جو اس کی آزادی، تلاش اور عشق کی شدت کو ظاہر کرتا ہے۔

لیکن ساتھ ہی، شاعر یہ بھی بتاتا ہے کہ قیس ایک سمجھدار آدمی تھا کیونکہ اس نے شادی نہیں کی۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے اپنی محبت اور جذبات کو حقیقی زندگی کے فیصلوں کے ساتھ متوازن رکھا۔ یوں وہ دیوانہ بھی تھا اور سمجھدار بھی، یعنی دل کے جذبات اور عقل و عمل دونوں کا امتزاج رکھتا تھا۔

یہ شعر محبت، عقل اور جذبات کے توازن کی عکاسی کرتا ہے اور انسان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔

❖ شعر 6:

- دانش و حکمت کی ساری روشنی کے باوجود
- کم ہی ملتا ہے زمانے میں کم آزار آدمی

مشکل الفاظ کے معنی:

دانش: علم، عقل

حکمت: بصیرت، سمجھداری

روشنی: یہاں علم و بصیرت کی روشنی

کم آزار: وہ آدمی جو کم تکلیف یا نقصان پہنچائے، نیک اور مہربان

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ چاہے کسی انسان کے پاس علم و حکمت کی پوری روشنی ہو، پھر بھی ایسے لوگ جو دوسروں کے لیے کم تکلیف یا نقصان کا باعث ہوں، بہت کم ملتے ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر انسانی معاشرت اور اخلاقی رویوں پر غور کر رہا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ علم و حکمت کی فراوانی بھی انسان کی اخلاقیات یا دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کو یقینی نہیں بناتی۔ ایسے لوگ جو اپنی عقل، دانش اور حکمت کے باوجود دوسروں کو کم اذیت پہنچائیں یا نیک اور پرہیزگار ہوں، بہت نایاب ہیں۔

یہ شعر انسان کو یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ علم و حکمت کے ساتھ ساتھ کردار، اخلاقیات اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک بھی اہم ہے۔ شاعر اس شعر کے ذریعے معاشرتی نایابی اور نیک افراد کی کمی کی طرف توجہ دلا رہا ہے، اور قاری کو انسانیت کی قدر و اہمیت پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

❖ شعر 7:

- دل رہین صومعہ، دستار رهن میكدہ
- تھا ضمیر جعفری بھی اک مزے دار آدمی

مشکل الفاظ کے معنی:

صومعہ: خانقاہ یا عبادت گاہ، جہاں لوگ روحانیت کی طرف راغب ہوتے ہیں

دستار رهن میكدہ: دستار پہنے ہوئے میكدہ (شراب خانے) کا مطلب ہے کہ ظاہری طور پر روحانی یا مذہبی، مگر عمل میں دنیاوی مزے یا شراب و خوشی کا شوق رکھنے والا

ضمیری جعفری: ایک مخصوص آدمی کا نام، جس کی شخصیت مشہور تھی

مزے دار آدمی: خوش مزاج، دلچسپ، پرکشش اور لطف اندوز

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ ضمیر جعفری ایک دلچسپ اور مزے دار انسان تھا، جو بظاہر روحانی یا مذہبی دکھائی دیتا تھا، لیکن حقیقت میں دنیاوی خوشیوں اور لطف اندوزیوں کا بھی شوقین تھا۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر انسانی شخصیت کے تضاد کو بیان کر رہا ہے۔ ضمیر جعفری بظاہر صومعہ یا روحانیت کی طرف مائل نظر آتا تھا، لیکن اس کی ذاتی عادات اور مزاج میں خوشی، لطافت اور دنیاوی لطف و مزا بھی شامل تھا۔ یہاں "دل ربین صومعہ، دستار رهن میکده" کے ذریعے شاعر یہ دکھاتا ہے کہ لوگ بظاہر جتنا مذہبی یا پرہیزگار دکھائی دیتے ہیں، اصل میں ان کی حقیقت مختلف اور دلچسپ ہو سکتی ہے۔

شاعر نے ضمیر جعفری کی شخصیت کو مزاح، دلچسپی اور انسانی نفسیات کی پیچیدگی کے ساتھ پیش کیا ہے، تاکہ قاری کو یہ سمجھ آئے کہ انسان ایک ہی رخ نہیں رکھتا، بلکہ مختلف پہلوؤں کا مجموعہ ہوتا ہے۔

❖ شعر 8:

- پہلے کشتی ڈوب جاتی تھی نظر کے سامنے
- اب کرے گا بحر اوقیانوس کے پار آدمی

مشکل الفاظ کے معنی:

کشتی: چھوٹی کشتی یا جہاز

بحر اوقیانوس: سمندر، بحر الکاہل یا عالمی سمندر

پار کرنا: عبور کرنا، دور جانا

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ پہلے انسان صرف قریبی مشکلات یا چھوٹے چیلنجز دیکھ کر پریشان ہو جاتا تھا، مگر آج انسان اتنی ترقی کر چکا ہے کہ اب وہ بڑے سمندروں اور دور دراز کے خطوں کو عبور کر سکتا ہے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر انسان کی ترقی اور اس کی جرات و ہمت پر روشنی ڈال رہا ہے۔ پہلے زمانے میں انسان چھوٹے مسائل یا قریبی خطرات سے گھبرا جاتا تھا، جیسے کشتی اگر سمندر میں ڈوب جائے تو وہ نظر کے سامنے آتا تھا۔ لیکن موجودہ دور میں انسانی ہمت، عقل اور تکنیکی ترقی نے اس کی صلاحیت کو اتنا بڑھا دیا ہے کہ اب وہ بحر اوقیانوس جیسے بڑے اور خطرناک سمندر کو بھی عبور کر سکتا ہے۔

یہ شعر انسانی قابلیت، جرات اور ترقی کی عکاسی کرتا ہے اور دکھاتا ہے کہ انسان نے اپنی حدود کو بڑھا کر قدرت کے بڑے چیلنجز پر قابو پا لیا ہے۔ شاعر یہاں انسان کی ہمت اور مہارت کو سراہ رہا ہے، اور ترقی کے سفر کی تعریف کر رہا ہے۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© **2026 Muhammad Asghar**. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.